بلوچستان صوبائی اسمبلی

سرکاری رپورٹ /ستّرھواں اجلاس

مُباحثات2010ء

﴿اجلاس منعقدہ 10/مئی 2010ء بمطابق 25/جمادی الاوّل 1431ھ بروز سوموار﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	2
2	دعائے مغفرت۔	3
3	رخصت کی درخواستیں۔	4
4	مشترکہ قرارداد نمبر 57 منجانب محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن)۔	7
5	سرکاری کارروائی۔ بلوچستان مقامی حکومت کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2010ء)	12

﴿اجلاس منعقدہ 13/مئی 2010ء بمطابق 28/جمادی الاوّل 1431ھ بروز جمعرات﴾

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
6	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	13
7	رخصت کی درخواستیں۔	14
8	دعائے مغفرت۔	14
9	تحریک التوا نمبر 2 منجانب شیخ جعفر خان مندوخیل۔	14
10	بلوچستان میں بجلی کے بحران پر عام بحث۔	22

جلد 17 ☆☆☆ شمارہ 4 اور 5

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **10**/مئی 2010ء بمطابق **25**/جمادی الاوّل 1431ھ بروز سوموار بوقت 11 بجکر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سید مطیع اللہ آغا' بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

كَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيۡكُمۡ وَ يُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ۞ فَاذۡكُرُوۡنِىۡۤ اَذۡكُرۡكُمۡ وَاشۡكُرُوۡا لِىۡ وَلَا تَكۡفُرُوۡنِ ۞ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِيۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيۡنَ ۞ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

پارہ نمبر۲ سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۵۱ تا ۱۵۳

ترجمہ: جس طرح ہم نے تم میں تمہیں میں سے رسول بھیجا جو ہماری آیتیں تمہارے سامنے تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب وحکمت اور وہ چیزیں سکھاتا ہے جن سے تم بے علم تھے۔ اس لئے تم میرا ذکر کرو' میں بھی تمہیں یاد کرونگا' میری شکرگزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔ اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعہ مدد چاہو' اللہ تعالیٰ صبر والوں کا ساتھ دیتا ہے۔ وَمَا عَلَيۡنَا اِلَّا الۡبَلَاغ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔

حاجی عین اللہ شمس (وزیر صحت): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر صحت: شکریہ جناب سپیکر! عالمی ختم نبوت کے امیر حضرت خواجہ مولانا خان محمد صاحب' انتقال فرما چکے ہیں۔ختم نبوت کے حوالے سے اور قادیانیت کی سرکوبی کے حوالے سے اُن کی خدمات ہیں۔اور 1974ء میں اُسوقت کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے حضرت خواجہ خان محمد رحم اللہ کی تحریک کو منظور فرمایا اور پوری قومی اسمبلی کو اسٹینڈنگ کمیٹی بنا کر کے ایک ترمیم لائی۔جو اَب آئین پاکستان کا احساس اور بنیاد ہے۔حضرت خواجہ خان محمد اُن کی خدمات اور قادیانیت کی سرکوبی کے لئے اُن کی کاوشوں کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔اور گزارش کرتا ہوں کہ اُن کی مغفرت کیلئے دُعا کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اُسکے ساتھ ساتھ پنجاب اسمبلی کے سپیکر جناب رانا محمد اقبال صاحب کی والدہ محترمہ وفات پا چکی ہیں دونوں کے لئے دُعا کی جائے۔

(دُعائے مغفرت کی گئی)

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آبپاشی وبرقیات): پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار صاحب!

وزیر آبپاشی و برقیات: جناب سپیکر! میں آپکی توجہ اور اس ایوان کی توجہ ایک اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔اکیس روز سے پورے بلوچستان کی بجلی بند ہے۔ہمارے زمیندار اور پورے بلوچستان کے عوام سراپا احتجاج ہیں۔ ہمارے تمام ہائی ویز بند ہیں۔اکیس دن سے بقول کیسکو چند کھمبے گر گئے ہیں۔بار بار اُن کو کہنے کے باوجود' وزیر اعلیٰ صاحب سے میٹنگ ہوئی۔کیسکو کے چیئر مین صاحب بھی تشریف لائے۔اُنہوں نے بولا کہ جی دو چار دن میں ہم یہ کھمبے لگا دیں گے اور بجلی کی سپلائی بحال کر دیں گے۔لیکن آج اکیس روز گزرنے کے باوجود ابھی تک بلوچستان میں بجلی بحال نہ ہوسکی۔اگر کوئٹہ شہر میں بجلی ہے تو یہ حبیب اللہ پاور پلانٹ سے مل رہی ہے۔باقی ہمارے پشتون یا بلوچ علاقے ہیں جہاں زراعت کا دارومدار ٹیوب ویلز پر ہے۔ہمارے اربوں روپے کی فصلات تباہ و برباد ہو چکی ہیں۔

نہ جانے کیسکو کی کیا دشمنی ہے بلوچستان کے عوام سے کہ ابھی اکیس دن کے بعد بھی ہماری بجلی بحال نہ ہوسکی۔ جب بھی اُن سے ٹیلیفون پر بات کریں‘ وہ کہتے ہیں کہ جی آج بحال ہوگی کل بحال ہوگی۔ابھی آپ بتادیں کہ ہمارے جوگرم علاقے ہیں بیلہ ,سبی ,نصیرآباداورخضدار اِن علاقوں میں اگرفصلوں کواکیس روز سے پانی نہیں ملا ہوگا تو کیاان کا حال ہوگا۔جوزمینداری کا حال ہے۔ابھی بات یہاں تک آ گئی ہے کہ لوگ پینے کے پانی کامحتاج ہوگئے ہیں۔کیونکہ سارے ہمارے چشمے کاریزات خشک ہوچکے ہیں۔پینے کے سارے پانی کادارومدار ٹیوب ویلز پر ہے۔بجلی نہ ہونے کی وجہ سے اب پینے کا پانی بھی ایک مسئلہ بن چکا ہے۔آئے دن ہمارے شہروں میں‘ آپ نے دیکھا خضدار میں چار پانچ دن پہلے ہڑتالیں ہوئیں توڑ پھوڑ ہوئی۔آج بلوچستان کے سارے زمینداروں نے روڈ بلاک کی ہے۔مہربانی کرکے اس اجلاس کے فوراًبعدآپ کیسکو کے چیئرمین اوراس کا جومتعلقہ عملہ ہےان کو بلاکران سے پوچھا جائے کہ یہ کب بحال ہوگی؟اس دور میں دنیا کدھر سے کدھر پہنچ گئی ہم اکیس دن میں دو کھمبے نہیں لگا سکتے اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ دیدہ دانستہ بلوچستان کوتباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔میری یہ گزارش ہے کہ آپ اپنے سیکرٹری کوبولیں اسمبلی کے اجلاس کے فوراً بعد اُن کو بلائیں تاکہ ہم اُن سے میٹنگ کریں اور مسئلے کا کوئی حل نکالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صحیح ہے۔

پیرعبدالقادرگیلانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ سوالات کے بعد پھر بات ہوگی۔ڈاکٹرآغاعرفان صاحب اپنا سوال پکاریں۔ چونکہ معززرکن موجودنہیں ہیں لہٰذا یہ سوالات آئندہ اجلاس کے لئے مؤخر کیئے جاتے ہیں۔سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: محترم سردارثناءاللہ زہری صاحب‘ وزیرنے ملک سے باہر جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

محترم ناصرخان جمالی‘ ممبر بلوچستان اسمبلی نے اسلام آباد جانے کی وجہ سے آج کے اجلاس کے لئے

رخصت کی درخواست دی ہے۔

محترم جے پرکاش صاحب، وزیر نے ڈیرہ اللہ یار جانے کی وجہ سے مورخہ 6۔ 7 اور 10/مئی 2010ء کے اجلاسوں سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ رخصتیں منظور ہوئیں۔ جی پیر صاحب!

پیر عبدالقادر گیلانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب! آج اگر سپیکر صاحب یہاں موجود ہوتے تو یہ باتیں direct اُن کو بولنے میں ذرا زیادہ بہتر ہوتا۔ لیکن میں ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور تمام ایوان کی بھی۔ پرسوں ایک گاڑی جس کا کہا گیا ہے کہ سپیکر صاحب کے مہمان ہیں، کوئٹہ سے گئی اور بیلہ پولیس نے اُسے اسکواڈ کر کے وندر تک پہنچائی۔ پھر وندر پولیس نے اسکواڈ کر کے حَب تک پہنچائی۔ حَب ہائیٹ تھانے سے اسکواڈ اس کو ملا اور وہ کراچی جا رہی تھی۔ اُسے گیٹر ان چوک حَب میں روکا گیا۔ اور اُس میں سے راکٹ لانچر کے گولے، آتشی مواد، بم اور مختلف قسم کا بھاری اسلحہ برآمد ہوا۔ وہ گاڑی مع پولیس گاڑی کے، کل کے اخبار میں بھی آیا تھا کہ اغوا ہو چکی ہیں اور غائب ہیں۔ جبکہ اِنہیں ایف سی نے اور دوسروں نے اُٹھائیں۔ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب! اسلم بھوتانی نے سپیکر کی کرسی کا، صوبائی اسمبلی کا، اسمبلی کے ممبران کا، تمام کا استحقاق مجروح کیا ہے۔ اور اِس بات کے اُوپر میری درخواست یہ ہے کہ ہمارے تمام ساتھی اپنے پوائنٹ آف ویو کو سامنے لائیں۔ اُن کے نام سے پورا اسکواڈ ہوا ہے۔ اسلحہ کی اسمگلنگ، دہشت گردی کیلئے جا رہی تھی۔ طالبان کے لئے جا رہی تھی، القاعدہ کے لئے جا رہی تھی، کراچی میں کوئی دہشت پھیلانے کے لئے جا رہی تھی؟ اور وہ بھی سپیکر صاحب کے نام سے، کہا گیا ہے کہ اِس گاڑی میں سپیکر صاحب کے مہمان جا رہے ہیں۔ جناب ڈپٹی سپیکر صاحب! اگر ایک معزز ممبر وہ اس طرح کا کام کرے یا سپیکر کے جو اختیارات یا جو privileges ان کو ملے ہیں، اُن کو استعمال کرتے ہوئے اسلحہ کی سمگلنگ کی جائے۔ کیا یہ اس ایوان کے استحقاق کو مجروح کرنے کے برابر نہیں ہے؟ میں آپ کے توسط سے اسلم بھوتانی سے یہ ڈیمانڈ کرتا ہوں کہ وہ اِس کی صفائی پیش کریں۔ اور اُنہیں کوئی حق نہیں کہ وہ اِس اسمبلی کے سپیکر ہوں۔ اُنہیں فوری

مستعفی ہوجانا چاہیئے۔ .Thank you very much

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ راحیلہ حمید خان درانی صاحبہ' محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران صاحبہ' ڈاکٹر رقیہ سعید ہاشمی صاحبہ' محترمہ غزالہ گولہ بیگم صاحبہ' صوبائی وزراء' محترمہ شاہدہ رؤف صاحبہ اور محترمہ حسن بانو رخشانی صاحبہ' صوبائی مشیران میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 57 پیش کرے۔

پیر عبدالقادر گیلانی: اِس پر جناب سپیکر صاحب کچھ بولیں ناں' ڈپٹی سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: تحریک پیش کریں۔ جی محترمہ تحریک پیش کریں۔

پیر عبدالقادر گیلانی: نہیں تحریک کو تو چھوڑ دیں کیا اس تحریک سے زیادہ ضروری معاملہ نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

پیر عبدالقادر گیلانی: کہ ہماری اسمبلی کے سپیکر جو کسٹوڈین آف دی ہاؤس کہلاتا ہے۔ اور وہ سمگلنگ کر رہا ہے' اسلحہ اور بارود کی سمگلنگ کر رہا ہے۔ ہمارے ساتھیوں کو کیا اس کے اُوپر کوئی اعتراض نہیں کہ ہمارا سپیکر سمگلنگ کرتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تحریک پیش کریں۔

میر عبدالرحمٰن مینگل (وزیر معدنیات): جناب سپیکر! اِس وقت وہ موجود نہیں ہیں۔ جب وہ موجود ہونگے وہ خود بتائیں گے کہ اِس بات میں کہاں تک حقیقت ہے یا نہیں ہے۔ جب تک وہ موجود نہیں ہیں اُس کے پیچھے ہم جتنا بھی بولیں میرا خیال ہے۔۔۔۔ (مداخلت۔شور)

پیر عبدالقادر گیلانی: نہیں ہوم منسٹری سے' حکومت کی طرف سے کوئی جواب دے کہ ہماری ایک پولیس کی گاڑی جو غائب ہوئی ہے' اغوا کے لئے' جس کا کہا گیا ہے کہ وہ اغوا ہوئی ہے وہ گاڑی کہاں گئی؟ کیا وہ سپیکر کی گاڑی کو اسکواڈ کرتی ہوئی نہیں لے جا رہی تھی۔ یا ایک پولیس کا اسکواڈ کسی کو بھی مِل سکتا ہے ۔۔۔(مداخلت۔شور)

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر خزانہ): جناب سپیکر صاحب! یہ باتیں ہیں۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر صاحب! آپ تحریک پر بات کریں۔ پیر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

پیر عبدالقادر گیلانی: نہیں آپ اس ایوان کے honour کو بھی دیکھیں۔ آنریبل ممبرز

اس ایوان کے honour کو بھی دیکھیں۔ یہ نہ دیکھیں۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر فنانس۔

پیر عبدالقادر گیلانی: کہ آپ لوگوں نے سپیکر صاحب کے ساتھ بیٹھنا ہے۔ اگر وہ اُس اسلحہ کی سمگلنگ میں ہیں تو اُس کے اُوپر ایکشن ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تحریک پیش کریں۔ عبدالرحمٰن صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ سرکاری کارروائی۔

مشترکہ قرارداد نمبر 57

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن): ہرگاہ کہ "محنت میں عظمت ہے" کی بنیادی رُوح کو برقرار رکھنے کے لئے مزدور/محنت کشوں کے حقوق کا ہر سطح پر تحفظ انتہائی ناگزیر ہے۔ اسوقت پاکستان میں 8.52 ملین گھریلو مزدور (ہوم بیسڈ ورکرز) ہیں، جن میں 65% عورتیں اور 44% مرد ہیں۔ ملکی معاشی پیداوار میں اِن ورکرز کا نمایاں حصہ ہے۔ عالمی سطح کے فٹبال میچوں میں استعمال ہونے والے فٹبال کا 80% اشیاء پاکستان میں تیار ہوتا ہے۔ جس سے ملک کو صرف اس صنعت سے 50 ملین ڈالر سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ ملک میں پرائس ریٹ کی بنیاد پر مجموعی طور پر کام کرنے والی عورتوں کی اکثریت گھریلو مزدور (ہوم بیسڈ ورکرز) پر مشتمل ہے جو کہ مصنوعات کی تیاری، کڑھائی، قالین سازی، کھڈیوں پر کام کرنا، لکڑی کا کام، دستکاری، چوڑیاں بنانا، کھجوروں کی صفائی اور پیکنگ وغیرہ اور دیگر ایسے ہی کام کرتی ہیں۔ ہوم بیسڈ ورکرز کی اکثریت کا تعلق غریب اور کم آمدنی والے گھرانوں سے ہے۔ اور یہ عورتیں دس بارہ گھنٹے روزانہ کام کرتی ہیں۔ اور اِن کی آمدنی پانچ چھ سو روپے ماہانہ سے زیادہ نہیں۔ جو اُن کی محنت کا صلہ انتہائی کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ ایسے سارے محنت کشوں کو لیبر لاز کے زمرے میں لائے۔ انہیں لیبر لاز کا تحفظ دے اور ILO کے کنونشن 177 کی توثیق کرتے ہوئے ان محنت کشوں کو سماجی، معاشی اور قانونی تحفظ فراہم کرے۔ تاکہ ان محنت کشوں کو انکی محنت کا پورا صلہ مل سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 57 پیش ہوئی۔ کیا محرکیں میں سے کوئی ایک رکن قرارداد کی موزونیت کی وضاحت فرمائیں گے؟

محترمہ رقیہ سعید ہاشمی (وزیر بین الصوبائی رابطہ): جو مشترکہ قرارداد پیش ہوئی ہے بحیثیت ایک خاتون' سب مائیں ہیں' بہنیں ہیں' بیٹیاں ہیں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ ہماری وہ محنت کش خواتین جو دس بارہ گھنٹے روزانہ کام کرتی ہیں' اُن کو اُن کا جائز صلہ نہیں ملتا۔ اب جیسے بینظیر انکم سپورٹ پروگرام ہے۔ میں آپ کے توسط سے ایوان سے گزارش کروں گی کہ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام میں ایک وہ خانہ بھی شامل کر دیا جائے جہاں جو ہوم بیسڈ ورکرز خواتین کام کرتی ہیں اُن کی پورے پاکستان میں نشاندہی ہو اور اِس طرح ہم اُن کی ماہانہ آمدنی کو بہتر بنانے میں جو facts and figures آئیں گے تب ہم بہتر کام کر سکتے ہیں۔ .Thank you very much

جناب ڈپٹی سپیکر: جی راحیلہ درانی صاحبہ!

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسیکیوشن): محترم سپیکر صاحب! یہ قرارداد پورے پاکستان میں اُن خواتین کے لئے لائی گئی ہے جو کہ گھروں میں بیٹھ کر اپنا' یہ جتنی بھی گھریلو صنعتیں ہیں اُن میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں اور ملک کی معاشی صنعت میں وہ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آج اگر آپ دیکھیں کہ جتنی بھی ہماری جو گھریلو صنعتیں ہیں' جس میں مَیں نے مثال بھی دی ہے فٹبال بھی ہے' سلائی کڑھائی ہے even آجکل جو قیمتی پتھر ہے وہ گھر میں بیٹھ کر کے اُس کی cutting کر رہی ہیں۔ قالین بافی جو کہ دنیا بھر میں ہمارے قالین کو سب سے زیادہ پسند کیا جاتا ہے وہ یعنی تقریباً جتنی بھی گھریلو صنعتیں ہیں اُن میں تقریباً 85 percent ہماری خواتین کا حصہ ہے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اِن خواتین کو جب یہ کام کر لیتی ہیں تو اِن کو اُس طرح کی مزدوری نہیں ملتی جس طرح سے اُن کا حق ہے۔ حالانکہ انٹرنیشنل لیول پر اِس وقت اُن تمام خواتین' جو کہ یہ صرف پاکستان میں نہیں انڈیا آپ دیکھ لیں افغانستان اور اِس طرح South Asia سے ہٹ کر پوری دنیا میں خواتین اِس طرح سے گھریلو صنعت سے وابستہ ہیں۔ لیکن اُن کو اُس کا قانون تحفظ مہیا کیا ہے اور اُن کو جو ILO ہے جو اسوقت سب سے بڑی انٹرنیشنل تنظیم ہے جس کا میں 177 کے تحت جو Law ہے اُسکے تحت بہت سے ممالک نے اِس پر sign بھی کیئے ہیں اور اُنہوں نے international laws کے تحت اُنہوں نے اِن تمام خواتین کو باقاعدہ ایک مزدور کی حیثیت دی ہے اور اُن کے تمام حقوق جو ایک مزدور کو حاصل ہوتے ہیں' پچھلے دنوں first May کو ہم

نے ’’مزدور کا دن‘‘ بھی منایا ہے۔ اِسی طرح اِن خواتین کو بھی وہ تمام حقوق دیئے گئے ہیں۔لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ پاکستان میں اور خاص طور پر بلوچستان میں‘ میں یہ کہوں گی‘ چونکہ یہ ہمارے فرائض میں آتا ہے کہ ہمارے بلوچستان کی خواتین سینکڑوں اور لاکھوں کی تعداد میں جو کام کر رہی ہیں۔لیکن middle men اُسکا فائدہ اُٹھاتے ہوئے تمام کی تمام اشیاء وہ بازار میں فروخت کر دیتے ہیں اور اُس محنت کا جو اپنی آنکھیں لگاتی ہیں اور اپنی ہاتھوں سے کام کرتی ہیں اور وہ آہستہ آہستہ بلکہ یہ صنعتیں ختم ہوتی جارہی ہیں۔صنعتیں جو پہلے زمانے میں جو کڑھائی سلائی کا سلسلہ تھا اِن کی محنت نہ ملنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ وہ ختم ہی ہوتا جارہا ہے۔تو اُن کو اُن کی مزدوری کا میرے خیال میں‘مَیں ذاتی طور پر اِسمیں کام کرتی ہوں پانچ پرسنٹ بھی نہیں ملتا ہے جو وہ deserve کرتی ہیں۔اگر وہ ایک کشیدہ کاری کی چادر بناتی ہے اگر دکاندار اُس کو پانچ سو میں خریدتا ہے تو وہ آگے اُسکو پانچ ہزار میں بیچتا ہے۔اور ملک سے باہر تو پتہ نہیں کتنے میں بیچتا ہے۔تو اِس قرارداد کا مقصد اُن تمام خواتین کو تحفظ فراہم کرنا ہے قانونی اور ہمارے جو لیبر قوانین ہیں وہ اِن کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔اور چونکہ یہ لیبر قوانین وفاقی حکومت کے توسط سے یہاں آئیں گے تو میری گزارش ہے کہ ہم سب کی تمام خواتین کی طرف سے کہ وہ اِن labour laws میں اُن خواتین کو مزدور کی حیثیت سے جو ایک مزدور کو حقوق مہیا ہوتے ہیں وہ کریں اور ILO پر جو کہ پاکستان نے دستخط کر چکا ہے لیکن وہ خواتین کو اِس زمرے میں نہیں لا رہا تو وہ ILO کے جو internation laws ہیں اُن پر دستخط کے ہوتے ہوئے پاکستان میں بھی اِن خواتین کو تحفظ فراہم کریں۔تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی نسرین کھیتران صاحبہ!

محترمہ نسرین رحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر): بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم۔تھینک یو جناب سپیکر! اِس سے پہلے بھی ہم نے اِسی طرح کی بہت ساری قراردادیں home worker base پر ہم نے پیش کی تھیں۔لیکن میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایک تو ILO کے اُنہوں نے تو کام کیا۔لیکن نیشنل لیول پر ہم نے اِن کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ایک تو یہ کام ہمیں کروانا ہوگا۔اور دوسرا یہ کہ جتنی بھی ہمارے یہاں قراردادیں پیش ہورہی ہیں اور اُن کو ہم اسمبلی لیول پر منظور تو کر لیتے ہیں لیکن جو second step ہے

اُس پر ہمارا کوئی کام نہیں ہو رہا۔ ہماری خواتین اِتنی خوش ہیں کہ چلیں جی ہماری جتنی بھی ممبران ہیں اسمبلی کی، وہ تو کام کررہی ہیں۔ اُنہوں نے اُن کی آواز یہاں تک پہنچا دی۔ لیکن second step وہ کہیں نظر نہیں آتا۔ میری صرف آپ سے یہ گزارش ہے کہ رولنگ دینے کے بعد آپ اس پر کوئی کمیٹی بنائیں یا کوئی ایسا لائحہ عمل اختیار کریں کہ اِس پر implementation ہو تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اِس قرارداد پر کوئی اور بولنا چاہیں گے؟

محترمہ غزالہ گولہ بیگم (وزیر ترقی نسواں): جناب سپیکر! میں اس قرارداد کی تائید کرتی ہوں۔ اس سے پیشتر 2009ء میں بھی اسی قسم کی ایک قرارداد پیش ہوئی تھی۔ ہم یہاں بات تو کر لیتے ہیں آواز تو اُٹھا لیتے ہیں اُس چیز کیلئے کہ ہماری خواتین کو اُنکے حقوق دیئے جائیں اور ایک جائز بات ہے جو ہم کہہ رہے ہیں۔ اور یہ صرف پاکستان میں یا بلوچستان کی آواز نہیں بلکہ پوری دنیا کی آواز ہے اور اسمیں پاکستان کے تمام صوبے بھی شامل ہیں کہ ہماری خواتین جو ہوم بیسڈ ورکرز ہیں جو اِتنی محنت کرتی ہیں اُن میں اُن کو کسی چیز کا صلہ نہیں دیا جاتا۔ یہاں تک کہ اگر وہ کام کرتے ہوئے بیمار بھی ہو جاتی ہیں تو اُنہیں کوئی health facilities نہیں دی جاتیں۔ تو آج ہم اس ایوان کے توسط سے اس بات کو دوبارہ آپ کے نوٹس میں لائیں گے کہ مہربانی کر کے صرف اس قرارداد کو یہاں تک محدود نہیں رکھا جائے بلکہ اس کے اُوپر آگے جو بھی next step ہے follow-up ہے اُس پر ضرور عملدرآمد کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے؟ (قرارداد منظور ہوئی)

وزیر بلدیات مقامی حکومت کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2010ء) کی بابت تحریک پیش کریں۔

پیر عبدالقادر گیلانی: جناب سپیکر! قرارداد ہو گئی اب گورنمنٹ کا مؤقف بتا دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی زمرک خان صاحب پیش کریں۔

پیر عبدالقادر گیلانی: آپ نے گورنمنٹ کا مؤقف' آپ نے کہا قرارداد کے بعد بتایا جائے گا۔ تو حکومت اپنا جواب دے کہ جو گاڑی اسکواڈ کی گئی تھی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر صاحب! آپ دوبارہ تحریک التوا لائیں۔

پیر عبدالقادر گیلانی: میں تحریک التوا لے آتا ہوں لیکن آپ مجھے یہ بتائیں کہ حکومت اپنا مؤقف کیوں نہیں دیتی

ہے۔ اسمیں کیا پوشیدہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اسمیں مؤقف نہیں ہوسکتا ہے، آپ تحریک التوا لائیں زبانی کیا اس پر مؤقف ہوگا۔

پیر عبدالقادر گیلانی: جناب ڈپٹی سپیکر صاحب! دیکھیں یہ ایسا معاملہ نہیں ہے کہ اسکو تین دن چھوڑا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: الزامات کا مؤقف نہیں دے سکتا۔ آپ دوبارہ تحریک لائیں۔

پیر عبدالقادر گیلانی: نہیں حکومت تو اپنا جواب دے کہ حکومت کی گاڑی یہاں سے غائب ہوئی ہے تو وہ کہاں گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی زمرک صاحب! بھئی عبدالرحمٰن صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی زمرک صاحب!

پیر عبدالقادر گیلانی: نہیں کل اخبار میں جو آیا ہے کہ پولیس کی گاڑی اغواء ہوئی ہے اور غائب ہوئی ہے۔ وہ کہاں گئی ہے آپ مجھے بتائیں؟ اس پر کیوں پردہ پوشی کی جارہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ سردار صاحب!

پیر عبدالقادر گیلانی: پولیس کی گاڑی اسکواڈ کر رہی تھی اسلم بھوتانی کے مہمانوں کو۔ تین تھانوں کی پولیس نے اُسے اسکواڈ کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھیں۔۔۔(مداخلت۔شور) عبدالرحمٰن صاحب! ہو گیا۔ یہ ہو گیا۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں نے جواب دے دیا۔ جی وزیر بلدیات!

پیر عبدالقادر گیلانی: تین تھانوں نے اُسکو اسکواڈ دیا ہے۔ جب تین تھانے اسکواڈ دے رہے تھے تو وہ کس کے کہنے پر دے رہے تھے؟۔۔۔(مداخلت۔شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جی وزیر بلدیات!

پیر عبدالقادر گیلانی: ابھی جاکے منسٹر صاحب آئی جی سے پوچھیں، ڈی پی او سے پوچھیں کہ گاڑی کہاں گئی؟ تین تھانوں کی پولیس اُسے اسکواڈ کرتی ہوئی حب لے گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب! آپ کے اور اس حکومت کے رویے کے اُوپر کہ کسی طرف سے کسی کی بات نہیں ~~سُنی جا رہی~~ ہے حکومت ایک جواب دینے کے قابل نہیں ہے۔۔۔(مداخلت۔شور) میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی وزیر بلدیات! (مداخلت) ہو گیا، ہو گیا، بس ہو گیا ابھی نکل گیا آپ جواب دے دیں۔ بیٹھیں تشریف رکھیں۔۔۔(مداخلت) آپ تشریف رکھیں۔ نہیں سپیکر موجود نہیں ہیں، آپ تشریف رکھیں مولوی صاحب! جی وزیر بلدیات! اپنی تحریک پیش کریں۔

قانون سازی

جناب عبدالخالق بشر دوست (وزیر بلدیات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ میں عبدالخالق بشر دوست، وزیر بلدیات، بلوچستان مقامی حکومت کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2010ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان مقامی حکومت کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیرِ غور لایا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان مقامی حکومت کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2010ء) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

وزیر بلدیات: میں عبدالخالق بشر دوست وزیر بلدیات۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ وزیر بلدیات بلوچستان مقامی حکومت کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر بلدیات: میں عبدالخالق بشر دوست وزیر بلدیات تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان مقامی حکومت کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2010ء) کو منظور کیا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان مقامی حکومت کے مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2010ء) کو منظور کیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان مقامی حکومت کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 8 مصدرہ 2010ء) منظور ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 13/مئی 2010ء بروز جمعرات بوقت گیارہ بجے صبح تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس گیارہ بجکر پچاس منٹ پر اختتام پذیر ہوا)